محسن اسلام حضرت ابوطالبؑ

جناب اشتیاق حسین رضوی ساحرؔ فیض آبادی (کراچی)

قطعہ

ظاہر کے پس منظر باطن نظر آتے ہیں
احسان شناسوں کو محسن نظر آتے ہیں
آتی ہے نظر سب کو آئینے میں شکل اپنی
مومن کو ابوطالبؑ مومن نظر آتے ہیں

اپنی آغوش میں پالا ہے محبت کی ہے
ہر طرح تربیت نور رسالت کی ہے

جس کو تم کہتے ہو کافر اس ابوطالبؑ نے
عقد میں بھی تو محمدؐ کی وکالت کی ہے

آل عمران رہی وارثِ میراثِ خلیل
اس نے ہر دور میں کعبے کی حفاظت کی ہے

در و دیوار کی تعمیر میں حصہ لے کر
علم کا شہر سجایا ہے سکونت کی ہے

قبل بعثت ہو کہ ہو بعد ظہور اسلام
جان پر کھیل کے اسلام کی نصرت کی ہے

عمر کاٹی ہے پیمبرؐ کا محافظ بن کر
اہل اسلام کی بے خوف قیادت کی ہے

لے کے کنبے کو رہے شعب ابوطالب میں
کب کسی اور نے اس طرح اعانت کی ہے

بے اثر ترک موالات کا میثاق کیا
اک یہ ادنیٰ سی جھلک فہم و فراست کی ہے

ان کے ہوتے ہوئے کفار کا کچھ بس نہ چلا
نہ رہے سر پہ تو سرکارؐ نے ہجرت کی ہے

اس پہ بہتان طرازی ہے نبیؐ کی توہین
جس کی خود بانئ اسلام نے عزت کی ہے

کفر ہے اس کے لیے کفر کا فتویٰ جس نے
زد پہ تلواروں کی تصدیق رسالت کی ہے

دین کے نام پہ دنیا کے پرستاروں نے
صاف ظاہر ہے جو اسلام کی حالت کی ہے

کیا کوئی اور بھی ہے ان کے گھرانے کے سوا
دین کی جس نے مدد وقت ضرورت کی ہے

ہم نے دیکھا ہے کہ بے موت مرے ہیں دشمن
خود کشی کی ہے اگر ان سے بغاوت کی ہے

نور ایماں سے منور ہیں یہ نظریں ساحرؔ
روشنی دل میں جو ہے شمع عقیدت کی ہے